بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْن، وَالصَّلاۃُ وَالسَّلام عَلَی النَّبِیِّ الْکَرِیْم وَعَلیٰ آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْن.

سورۃ الفلق اور سورۃ الناس میں جادو، نظر بد اور آفات کے دور کرنے میں بڑی تاثیر ھے

ترجمہ سورۃ الفلق: (اے نبی!) کہو کہ میں صبح کے مالک (اللہ) کی پناہ مانگتا ہوں، ہر اُس چیز کے شر سے جو اُس نے پیدا کی ہے، اور اندھیری رات کے شر سے جب وہ پھیل جائے، اور اُن جانوں کے شر سے جو (گنڈے کی) گرہوں میں پھونک مارتی ہیں، اور حسد کرنے والے کے شر سے جب وہ حسد کرے۔

ترجمہ سورۃ الناس: (اے نبی!) کہو کہ میں پناہ مانگتا ہوں سب لوگوں کے پروردگار کی، سب لوگوں کے بادشاہ کی، سب لوگوں کے معبود کی، اُس وسوسہ ڈالنے والے کے شر سے جو بار بار پلٹ کر آتا ہے۔ جو لوگوں کے دلوں میں وسوسے ڈالتا ہے، چاہے وہ جنات میں سے ہو، یا انسانوں میں سے۔

قرآن کریم کی یہ آخری دو سورتیں معوّذتین کہلاتی ہیں۔ جمہور مفسرین کی رائے ہے کہ یہ دونوں سورتیں مدنی ہیں اور یہ دونوں سورتیں اُس وقت نازل ہوئی تھیں جب ایک یہودی ''لبید بن اعصم'' نے نبی اکرم ﷺ پر جادو کرنے کی کوشش کی تھی، اور اس کے کچھ اثرات آپ ﷺ پر ظاہر بھی ہوئے تھے۔ احادیث سے ثابت ہے کہ ان سورتوں کی تلاوت اور اُن سے دم کرنا جادو کے اثرات دور کرنے اور دیگر دنیاوی آفات سے بچنے کے لئے بہترین عمل ہے۔ حضور اکرم ﷺ ان دونوں سورتوں کی تلاوت کر کے اپنے مبارک ہاتھوں پر دم کرتے اور پھر ان ہاتھوں کو پورے جسم پر پھیر لیتے تھے۔ آپ ﷺ صحابۂ کرام کو بھی ان سورتوں کو مختلف اوقات میں پڑھنے کی تعلیم دیتے تھے۔ غرضیکہ ان دونوں سورتوں کو جادو، نظر بد اور جسمانی و روحانی آفات کے دور کرنے میں بڑی تاثیر ہے، اور ہر شخص ان کے منافع اور برکات کو حاصل کرنے کا محتاج ہے۔

الفاظ کی تحقیق: قُلْ ''کہو'' اس ارشاد کے اولین مخاطب تو حضور اکرم ﷺ ہیں، مگر قیامت تک آنے والے تمام انس و جن بھی اس کے مخاطب ہیں۔ اَعُـــوْذُ ''میں پناہ مانگتا ہوں''۔ پناہ مانگنے سے مراد کسی چیز سے خوف محسوس کر کے اپنے آپ کو اس سے بچانے کے لئے کسی دوسرے کی حفاظت میں جانا۔ مؤمن ایسی تمام آفات جن کو دور کرنے پر وہ خود اپنے آپ کو قادر نہیں سمجھتا، صرف اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرتا ہے اور اسی کی پناہ مانگتا ہے۔ فَلَق کے لفظی معنی پھٹنے کے ہیں، یہاں صبح کا نمودار ہونا مراد ہے۔ رَبِّ الْفَلَقِ سے اللہ جل جلالہ مراد ہیں۔ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ میں ساری مخلوق داخل ہے، یعنی میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں ساری مخلوق کے شر سے۔ یہاں تین چیزوں کے شر سے خاص طور پر پناہ مانگی گئی ہے: مِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ، وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِی الْعُقَدِ اور وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ اور اندھیری رات کے شر سے جب وہ پھیل جائے، اور اُن جانوں کے شر سے جو (گنڈے کی) گرہوں میں پھونک مارتی ہیں، اور حسد کرنے والے کے شر سے جب وہ حسد کرے۔ اندھیری رات کے شر سے خاص طور پر اس لئے پناہ مانگی گئی ہے کہ عام طور پر جادوگروں کی کاروائیاں رات کے اندھیروں میں ہوا کرتی ہیں۔ ''نفّٰثٰت'' میں مرد و عورت دونوں داخل ہیں، جادوگر مرد ہوں یا عورت، دھاگے کے گنڈے بنا کر اس میں گرہیں لگاتے جاتے ہیں، اور ان پر کچھ پڑھ پڑھ کر پھونکتے رہتے ہیں، اُن کے شر سے پناہ مانگی گئی ہے۔ نبی اکرم ﷺ پر جادو رات میں کیا گیا تھا، گرہیں باندھ کر کیا گیا تھا اور آپ سے حسد کی بنیاد پر کیا گیا تھا، اس لئے ان تین چیزوں سے خاص طور پر پناہ مانگی گئی۔ ''حسد'' کے معنی ہیں کسی کی نعمت و راحت کو دیکھ کر جلنا اور یہ چاہنا کہ اس سے یہ نعمت ختم ہو جائے چاہے اس کو بھی حاصل نہ ہو۔ حسد حرام اور گناہ کبیرہ ہے۔

سورہ فلق میں اللہ کی ایک صفت رب الفلق ذکر کر کے تین چیزوں سے پناہ مانگی گئی تھی۔ سورۃ الناس میں اللہ تعالیٰ کی تین صفات (رَبِّ الـنَّـاسِ، مَـلِکِ النَّاسِ اور اِلٰـہِ النَّاسِ) ذکر کر کے ایک چیز سے پناہ مانگی گئی ہے اور وہ ہے شیطان کے وسوسہ ڈالنے سے۔ ''وَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ'' وسواس کے معنی بار بار وسوسہ ڈالنے کے ہیں، اور خناس کے معنی ظاہر ہونے کے بعد چھپنے، یا آنے کے بعد پیچھے ہٹ جانے کے ہیں۔ یعنی وہ بار بار وسوسہ اندازی کی کوشش کرتا ہے، ایک بار ناکامی پر دوبارہ، سہ بارہ اور بار بار آتا رہتا ہے۔

کیا شیطان کوئی مستقل مخلوق ھے؟ انسان، جنات اور فرشتوں کی طرح شیطان کوئی مستقل مخلوق نہیں ہے بلکہ شیطان انسانوں

اور جنات میں سے اللہ کے نافرمان بندے ہوتے ہیں، جوخود گمراہ ہونے کے ساتھ دوسروں کو بھی گمراہ کرتے ہیں۔شیطانوں کا سردار ''ابلیس'' جن میں سے ہے، جیسا کہ فرمان الٰہی ہے:اِلَّا اِبۡلِیۡسَ کَانَ مِنَ الۡجِنِّ (سورۃ الکہف ۵۰)۔اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:اور (جس طرح یہ لوگ ہمارے نبی سے دشمنی کررہے ہیں) اسی طرح ہم نے ہر (پچھلے) نبی کے لئے کوئی نہ کوئی دشمن پیدا کیا تھا، یعنی انسانوں اور جنات میں سے شیطان قسم کے لوگ، جو دوسرے کو دھوکا دینے کی خاطر ایک دوسرے کو بڑی چکنی چپڑی باتیں سکھاتے رہتے تھے۔اور اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو وہ ایسا نہ کرسکتے۔لہٰذا ان کو اپنی افترا پردازیوں میں پڑا رہنے دو۔(سورۃ الانعام ۱۱۲) شیطان جو جنات میں سے ہوتے ہیں، وہ نظر نہیں آتے اور دلوں میں وسوسہ ڈالتے ہیں، لیکن انسانوں میں سے جو شیطان ہوتے ہیں وہ نظر آتے ہیں، اور ان کی باتیں ایسی ہوتی ہیں کہ انہیں سن کر انسان کے دل میں طرح طرح کے برے خیالات اور وسوسے آجاتے ہیں۔اس لئے اس سورت میں دونوں قسم کے وسوسہ ڈالنے والوں سے پناہ مانگی گئی ہے۔

ان آیات میں اگرچہ شیطان کے وسوسہ ڈالنے کا ذکر آیا ہے، لیکن اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگنے کی تلقین کرکے یہ بھی واضح فرمادیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگنے اور اُس کا ذکر کرنے سے وہ پیچھے ہٹ جاتا ہے۔نیز سورۃ النساء ۷۶ میں فرمایا گیا ہے کہ اس کی چالیں کمزور ہیں، اور اس میں اتنی طاقت نہیں ہے کہ وہ انسان کو گناہ پر مجبور کرسکے۔سورۃ ابراہیم ۲۲ میں خود اس کا یہ اعتراف اللہ تعالیٰ نے نقل فرمایا ہے کہ مجھے انسانوں پر کوئی اقتدار حاصل نہیں۔یہ تو انسان کی ایک آزمائش ہے کہ وہ انسان کو بہکانے کی کوشش کرتا ہے، لیکن جو بندہ اس کے بہکانے میں آنے سے انکار کرے، اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگ لے تو شیطان اس کا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتا ہے۔

کیا جادو برحق ھے؟

قرآن وحدیث کی روشنی میں پوری امت مسلمہ متفق ہے کہ جادو برحق ہے۔تقریباً ۲۵ مرتبہ قرآن کریم میں جادو کا ذکر وارد ہوا ہے۔سورۃ البقرہ آیت ۱۰۲ کی روشنی میں علماء کرام نے فرمایا ہے کہ جادو کرنا یا کروانا حرام ہے، بلکہ بعض علماء نے کہا ہے کہ جادو کرنے والا اور کروانے والا دائرہ اسلام سے ہی نکل جاتا ہے۔حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص جادو کرے یا جادو کروائے یا گرہ لگائے اور جو شخص کسی عامل کے پاس جائے اور اس کی باتوں کی تصدیق کرے تو گویا اس نے اس چیز کے ساتھ کفر کیا جو محمد پر نازل کی گئی ہے۔(مسند بزاز، معجم کبیر، مجمع الزوائد) اسی طرح حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: سات ہلاک کرنے والی چیزوں سے بچو۔اللہ کے ساتھ شرک کرنا۔جادو کرنا۔کسی کو ناحق قتل کرنا۔سود کھانا۔یتیم کا مال ناحق ہڑپ کرنا۔میدان جنگ سے راہ فرار اختیار کرنا۔معصوم پاکدامن عورتوں پر برائی کی تہمت لگانا۔(صحیح بخاری وصحیح مسلم) کسی بھی صحابی یا تابعی نے جادو سے انکار نہیں کیا اور یہ جادو ان کے دور میں بلکہ اس سے بھی بہت پہلے سے موجود ہے۔حضرت سلیمان علیہ السلام اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے عہد میں جادو کا ذکر تو وضاحت کے ساتھ قرآن کریم میں وارد ہوا ہے۔غرضیکہ جادو برحق ہے، لیکن جادو کرنا یا کروانا حرام اور انسان کو ہلاک کرنے والا گناہ کبیرہ ہے۔بعض علماء کی رائے میں جادو کرنا یا جادو کروانا کفر ہے۔اس زمانہ میں بعض لوگوں نے اپنی اپنی دکانیں کھول رکھی ہیں، اس میں سے ۹۹ فیصد لوگ ڈھونگی ہوتے ہیں، نہ وہ جادو کرنا جانتے ہیں اور نہ ہی ان کو جادو کا توڑ معلوم ہوتا ہے۔یہ لوگ عوام خاص کر خواتین کو بے وقوف بنا کر پیسہ ٹھگتے ہیں۔

کیا نبی اکرم ﷺ پر جادو ھوا تھا؟

متعدد احادیث صحیحہ حتی کہ حدیث کی سب سے مشہور ومعروف کتاب (صحیح بخاری۔کتاب الطب۔باب السحر) میں وارد حدیث کی بنیاد پر جمہور مفسرین ومحدثین وعلماء کرام نے تحریر کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ پر جادو کروایا گیا تھا۔اور اس کے کچھ اثرات آپ ﷺ پر ظاہر بھی ہوئے تھے۔لبید بن اعصم ایک یہودی نے آپ ﷺ کی کنگھی حاصل کرکے اس میں گیارہ گرہیں لگا کر اس کو ایک (سوکھے) کنویں میں پتھر کے نیچے دبا دیا تھا۔حضرت جبرئیل علیہ السلام نے آپ ﷺ کو اس پورے واقعہ کی اطلاع فرمائی، آپ ﷺ نے اس کنگھی کو حاصل کیا، اللہ تعالیٰ نے یہ دونوں سورتیں نازل فرمائیں جن میں گیارہ آیات ہیں، آپ ﷺ ہر گرہ پر ایک ایک آیت پڑھ کر ایک ایک گرہ کھولتے رہے، یہاں تک کہ سب گرہیں کھل گئیں، اور آپ سے اچانک ایک بوجھ سا اتر گیا۔

بعض حضرات نے یہ کہہ کر حضور اکرم ﷺ پر جادو کا اثر ہونا منصب نبوت کے منافی ہے، تمام احادیث صحیحہ کا انکار کرکے کہہ دیا کہ حضور اکرم ﷺ پر کوئی

جادو نہیں ہوا تھا۔لیکن ان کے اس خود ساختہ موقف کی وجہ سے احادیث صحیحہ کا انکار کرنا لازم آئے گا، جو کسی بھی حال میں قابل قبول نہیں ہے۔حضور اکرم ﷺ پر ہوئے جادو کے اثرات صرف آپ ﷺ کی ذات تک محدود رہے حتی کہ صحابۂ کرام کو یہ معلوم تک نہ ہوسکا کہ آپ ﷺ پر کیا گزر رہی ہے۔ رہی آپ کے نبی ہونے کی حیثیت تو آپ ﷺ کے فرائض کے اندر کوئی خلل واقع نہ ہونے پایا۔کسی ایک روایت میں بھی یہ نہیں ملتا کہ اس زمانہ میں آپ ﷺ قرآن کی کوئی آیت بھول گئے ہوں یا آپ ﷺ سے نماز چھوٹ گئی ہو یا آپ ﷺ کی زبان مبارک سے کوئی غلط بات نکلی ہو۔غرضیکہ جادو کا اثر بھی اسباب طبیعہ کا اثر ہوتا ہے،بعض اسباب طبعیہ سے بخار آجانا یا مختلف قسم کے درد وامراض کا پیدا ہوجانا ایک امر طبیعی ہے،جس سے پیغمبر وانبیاء مستثنیٰ نہیں ہوتے ،اسی طرح جادو کا اثر بھی اسی قسم سے ہے۔

کیا دونوں سورتوں سے دنیاوی واخروی آفات سے حفاظت ممکن ھے؟

ہمارا یہ ایمان ہے کہ اللہ تعالیٰ کی مرضی کے بغیر کوئی بھی چیز ہمیں نفع ونقصان نہیں پہنچا سکتی ہے۔احادیث میں ان دونوں سورتوں کے متعدد فضائل اور برکات مذکور ہیں۔یعنی اللہ کے حکم سے ان سورتوں کی تلاوت سے متعدد دنیاوی واخروی آفات سے حفاظت ہوسکتی ہے،حتی کہ جادو سے بھی ہماری حفاظت ممکن ہے۔حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:تمہیں کچھ خبر بھی ہے کہ آج کی رات اللہ تعالیٰ نے مجھ پر ایسی آیات نازل فرمائی ہیں کہ ان کی مثل نہیں دیکھی۔یعنی ''قل اعوذ بربِّ الفلق'' اور ''قل اعوذ بربِّ الناس''۔(صحیح مسلم۔باب فضل قراءۃ المعوذتین) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو جب کوئی بیماری پیش آتی تو یہ دونوں سورتیں پڑھ کر اپنے اوپر دم کرتے۔پھر جب مرض الوفات میں آپ کی تکلیف بڑھ گئی تو میں یہ سورتیں پڑھ کر آپ کے ہاتھوں سے آپ کے جسد مبارک پر پھیرتی تھی برکت کی امید سے۔(صحیح بخاری وصحیح مسلم) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہر رات جب بستر پر آرام کے لئے لیٹتے تو اپنی دونوں ہتھیلیوں کو ایک ساتھ کرکے ''قل ہو اللہ احد''،''قل اعوذ برب الفلق'' اور ''قل اعوذ برب الناس'' پڑھ کر ان پر پھونکتے تھے اور پھر دونوں ہتھیلیوں کو جہاں تک ممکن ہوتا اپنے جسم پر پھیرتے تھے۔سر، چہرہ اور جسم کے آگے کے حصہ سے شروع کرتے۔یہ عمل آپ تین مرتبہ کرتے تھے۔(بخاری۔باب فضل المُعَوذات) حضرت عبداللہ بن خبیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک رات میں بارش اور سخت اندھیرا تھا،ہم رسول اللہ ﷺ کو تلاش کرنے کے لئے نکلے،جب آپ ﷺ کو پالیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ کہو،میں نے عرض کیا کہ کیا کہوں،آپ ﷺ نے فرمایا،قل ہو اللہ احد،اور معوذتین پڑھو،جب صبح اور شام ہو،تین مرتبہ یہ پڑھنا تمہارے لئے ہر تکلیف سے امان ہوگا۔(ابوداود،ترمذی،نسائی) حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں حکم کیا کہ ہر نماز کے بعد معوذات پڑھا کرو۔یعنی ''قل اعوذ بربِّ الفلق'' اور ''قل اعوذ بربِّ الناس''۔(صحیح مسلم۔باب فضل قراءۃ المعوذتین) بعض احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ سورۃ اخلاص بھی معوذات میں شامل ہے۔

خلاصۂ کلام یہ ہے کہ حضور اکرم ﷺ اور صحابۂ کرام کا ان دونوں سورتوں کو سوتے وقت،صبح وشام اور ہر نماز کے بعد پڑھنے کا معمول تھا۔ہمیں بھی اس کا اہتمام کرنا چاہئے،اللہ تعالیٰ کے حکم سے جادو اور متعدد آفات سے حفاظت ہوگی۔نیز ہمیں ہمیشہ شیطانی طاقتوں سے مقابلہ کرکے اللہ کی عبادت میں سبقت کرنی چاہئے۔اللہ تعالیٰ کی جانب سے جو فرائض ہم پر عائد کئے گئے ہیں ان پر نبی اکرم ﷺ کے طریقہ کے مطابق عمل کرنا چاہئے۔اگر شیطانی طاقتیں ہمارے دل ودماغ میں اسلامی تعلیمات کے خلاف وساوس ڈالیں تو علماء کرام سے قرآن وحدیث کی روشنی میں رجوع فرمائیں۔بے شمار دنیاوی امور میں بھی بات سمجھ میں آئے یا نہ آئے،ہم ہتھیار ڈال دیتے ہیں۔مثلاً ایک خوبصورت صحت مند نوجوان جس نے پوری زندگی کسی کو تکلیف بھی نہیں دی اور بے شمار خوبیوں کا مالک بھی ہے مگر چلتے چلتے ٹھوکر کھا کر مرجائے تو پوری دنیا باوجویکہ اس کے ساتھ ہمدردی رکھتی ہے،اللہ تعالیٰ کے فیصلہ کے سامنے سر تسلیم خم کردیتی ہے۔اسلام کی تو بنیاد ہی خالق کائنات کے سامنے اپنے آپ کو جھکانے پر ہے،لہٰذا اگر شیطانی طاقتیں اللہ کی عبادت سے ہٹانے کی کوشش کریں تو اللہ کی پناہ لیں،اس کا ذکر کریں اور اس کے احکام پر عمل کریں۔اسی میں میری،آپ کی اور پوری انسانیت کی کامیابی مضمر ہے۔

ڈاکٹر محمد نجیب قاسمی سنبھلی (www.najeebqasmi.com)